Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱ آنہ

ہفتہ

۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۳

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۲۰ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش | ۲۰ فروری سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۴۱

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۶ فروری (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی طبیعت سردرد اور پاؤں میں تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق والعلاء۔ کان اللّٰہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائیگا۔ وکان امراً مقضیا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگوڈین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۳۳ھ

زندگی کا لائحہ عمل

پچھلے دنوں ہم نے انگلستان کے مشہور سائنسدان مسٹر ہکسلے کی تقریر کا کچھ حصہ المصلح میں نقل کرکے بتایا تھا کہ انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ چونکہ مذہب زندگی کا ایک لائحہ عمل ہی ہے۔ اس لئے سائنسدانوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے سامنے مذہب پیش کریں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ سائنسدان زندگی کا کوئی صحیح لائحہ عمل پیش کرسکیں۔ کیونکہ ان کا میدان عمل حسی تجربات اور مشاہدات تک محدود ہے۔ اور زندگی کی بہت سی ایسی حالتیں ہیں۔ کہ جن کا مبدا مادیات کے حدود سے پرے ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسانی زندگی کا مادیاتی حصہ نہائت اہم ہے اور مادی موثرات نہائت قوی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں توازن قائم کرنا انسانی سوسائٹی کے ارتقا کے لئے نہائت ضروری ہے۔ مگر یہ توازن اس وقت تک قائم کرنا ناممکن ہے۔ جب تک ہم ان عوامل کو نہ سمجھیں۔ جو مادیات کی حدود سے پرے ہیں۔ اور جو ہماری زندگی کی حالتوں پر ہر وقت اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ اور جن کے بغیر سچ تو یہ ہے۔ ہم زندگی کا کوئی کامل تصور بنا بھی نہیں سکتے۔

سائنسدانوں کا دائرہ عمل صرف انسان کی طبعی حالتوں تک ہے اور تجرباتی اور مشاہداتی تیقن کے ساتھ وہ بھی صرف ایک حد تک انہیں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک کوئی ایسا مؤثر جو ان کے تجربہ اور مشاہدہ میں نہیں آسکتا۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس لئے زندگی کا جو بھی لائحہ عمل وہ بنائیں گے۔ وہ زندگی کی تمام وسعتوں کو شامل نہیں ہوسکتا اور اس طرح محدود ہونے کی وجہ سے اس دنیا میں بھی ارتقائے حیات کے لئے ممد و معاون نہیں بن سکتا۔

اس وقت انسانی زندگی کا اقتصادی مسئلہ بڑی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ اور جب مسٹر ہکسلے یا کوئی اور سائنسدان سائنس کے نقطۂ نظر سے زندگی کے بہترین لائحہ عمل کا تصور کرتا ہے۔ تو اس کے پیش نظر دراصل اقتصادی مسئلہ کا ہی کوئی ایسا حل ہوتا ہے۔ جس سے انسانوں کا باہم دست و گریبان ہونا ختم ہو جائے۔ اور تمام انسان ضروریات زندگی کے حصول میں کوئی دقت محسوس نہ کریں۔ ان کے خیال میں اگر ایسا ہو جائے۔ تو یہ زندگی بہشتی زندگی بن جائے۔ بے شک دنیا کا اقتصادی مسئلہ اگر اس طرح حل ہو جائے۔ تو بہت سا باہمی جنگ و جدال ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن پہلا سوال یہ ہے کہ اگر زندگی کو محض مادی نقطۂ نظر سے لیا جائے۔ تو کیا یہ اہم ترین مسئلہ حل ہو سکتا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا زندگی کی بوقلمونیوں کی موجودگی میں کوئی ایک ایسا مادی معیار زندگی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ جو تمام انسانوں کے لئے یکساں تسلی بخش ہو۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ بالفرض ایسا ممکن بھی ہو کہ صرف مادی نقطۂ نظر سے یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ اور کوئی معیار دریافت ہو جائے جو محض اقتصادی لحاظ سے سب انسانوں کے لئے تسلی بخش سمجھا جاسکے۔ تو کیا یہ امر یقینی ہے کہ اس کے بعد انسانی زندگی انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے واقعی بہشت بن جائے گی؟

اس آخری حالت کا کہ دنیا کا اقتصادی مسئلہ حل ہو جانے سے زندگی واقعی بہشت بن جائے گی۔ ہم ان لوگوں کی زندگیوں سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جن کو اس زمانے کے حالات کے مطابق زندگی کی تمام مادی سہولتیں حاصل ہیں۔ بادی النظر میں شائد ان لوگوں کو جن کو یہ سہولتیں حاصل نہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگیاں بڑی پر مسرت اور بہشتی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر کیا حقیقت میں ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسی ایک مثال بھی دنیا میں پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ کسی ایسے شخص کی جس کو تمام اقتصادی سہولتیں حاصل ہوں زندگی ایسی کہی جاسکے۔ جس کے متعلق قرآن کریم نے

ولاخوفٌ علیھم ولاھم یحزنون

کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ تمام زندگی نہ سہی زندگی کے دس سال دس سال نہیں پانچ سال پانچ سال نہیں ایک سال بھی ایسا اس پر گزرا ہو کہ اس کی زندگی خود اس کے نقطۂ نظر سے پر اطمینان کہی جاسکتی ہو۔ یقیناً آپ ایسی ایک بھی مثال پیش نہیں کرسکیں گے۔ مگر اس کے برخلاف ایسی مثالیں دنیا میں ایک نہیں دس نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں موجود ہیں۔ کہ باوجود اقتصادی محرومیوں کے اللہ کے بندوں نے ایسی زندگیاں گزاری ہیں۔ جن پر بڑی حد تک

لاخوف علیھم ولاھم یحزنون

کے الفاظ چسپاں ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے اپنا اقتصادی مسئلہ اس طریق سے حل نہیں کیا جس طریق سے سائنسدان حل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کی مادی ضروریات بھی ویسی ہوتی ہیں۔ جیسی کہ دوسرے انسانوں کی۔ مگر انہیں دنیا کی وہ سہولتیں حاصل نہیں تھیں۔ جن کو نعمتیں سمجھا جاتا ہے۔ پھر بھی وہ اپنی مادی زندگی کو قائم رکھنے میں کامیاب رہے۔ اور اس کو اس طرح گزارا کہ بڑے بڑے صاحبان مال و متاع ان کی زندگیوں پر رشک کھاتے ہیں۔

ہمارا مطلب یہاں ان لوگوں سے نہیں ہے۔ جو زندگی سے فرار کے مرتکب ہوتے ہیں اور جنگلوں اور پہاڑوں کی کھوہوں میں اطمینان قلب تلاش کرتے ہیں۔ ہمارا مطلب ان عظیم ہستیوں سے ہے۔ جو اس دنیا میں رہ کر دنیا کے کاروبار میں پورا پورا حصہ لے کر پورے اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ جو اپنے تمام انفرادی اور اجتماعی فرائض ادا کرتے ہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی نگہداشت کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے ایسے انسان پیدا کرنے کے لئے کیا لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ ہم اس کو واضح کرنے کے لئے سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی سے ایک اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو گا کہ اسلام ارتقائے حیات کے لئے کس طرح ایک تدریجی پروگرام پیش کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ اس پروگرام پر عمل کرنے کے لئے کونسا مطمح ہے جس کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ فھو ھذا

"میں جب خدا کے پاک کلام پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھینچا ہے اور اعلے درجہ کی روحانی حالت تک پہونچانا چاہا ہے تو مجھے یہ پُر معرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اول خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھلا کر اس کو وحشیانہ طریقوں سے نجات دے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

آج ہے یوم مصلحِ موعود

آج خوش ہے تمام ہست و بود
آج ہے یوم مصلحِ موعود

آج ہر آنکھ مستِ نظارہ
آج ہر قلب میں خدا موجود

آج ہر ہونٹ محوِ حمد و ثناء
آج ہر لب پہ ہے سلام و درود

آج حق چھا رہا ہے دنیا پر
آج باطل ہے دہر سے مفقود

نور آتا ہے نور آتا ہے
رحمتِ حق کا ہو رہا ہے ورود

مظہر الحق والعلاء آیا
واہ وا کیا ہے ساعتِ مسعود

جس کے آنے سے اس زمانے میں
کفر کی راہ ہوگئی مسدود

جس کی صورت ہے صورتِ یوسف
جس کی باتیں ہیں نغمۂ داؤد

کیوں نہ اس بات پہ ہو فخر اشرف
میرے محبوب ہیں وہی محمود

نتیجہ فکر محمد اشرف

پسرِ موعود

بعثتِ مسیح موعود علیہ السلام سے قبل

تڑپتی پھر رہی ہیں بجلیاں سی آسمانوں میں
چمن کے رہنے والو آشیانوں کی خبر لینا

کہاں کھوئے گئے ہیں عشق کی تسبیح کے دانے
نگاہِ عشق ان گم گشتہ دانوں کی خبر لینا

ہزاروں کارواں ہیں جو رہِ منزل سے بھٹکے ہیں
خدائے دو جہاں ان کاروانوں کی خبر لینا

کبھی ایمانِ کامل جاگزیں تھا جن مکانوں میں
فلک کے چاند تارو ان مکانوں کی خبر لینا

نگاہیں منتظر ہیں یہ طلسمِ گمرہی ٹوٹے
شبِ تاریک میں امّید کی کوئی کرن پھوٹے

بعثتِ مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سنو اے سائلو اک صاحبِ جود و کرم آیا
ہنسو اے رونے والو مدّعائے چشمِ نم آیا

چلو بادہ کشو بادہ کشی کا لطف آئے گا
بڑی مدّت کے بعد اس میکدہ میں جامِ جم آیا

بہت پتھرا گئی تھی کشتِ ایماں پھر ہری ہوگی
خدا کا شکر ہے پھر جھوم کر ابرِ کرم آیا

ہوئی روشن مرے تاریک ویرانے کی تنہائی
یہ کس نازآفریں کا خلوتِ دل میں قدم آیا

مریضوں کو بتا دو ابنِ مریم آگیا آخر
دوائے دردِ آئی زندگی کے دم میں دم آیا

جڑیں گے ٹکڑے باہم امتِ مرحوم کے پھر سے
سنا ہے میں نے اک شیشہ گرِ خیر الامم آیا

گیا دورِ نفاق و افتراق و انشقاق آخر
مسیح و مہدیٔ آخر زماں ہو کر حکم آیا

نیا علمِ کلام آیا ہے ذہنوں کو جلا دینے
بصد اندازِ سلطانی وہ سلطان القلم آیا

عجب انداز سے اذہان کو بیدار کر ڈالا
ہر اک خاموش لب کو مائلِ گفتار کر ڈالا

بشارتِ مصلح موعود

فلک سے اس زمیں پر آنیوالا آگیا آخر
چلو چل کر محمد مصطفیٰؐ کا دیں سلام اس کو

اگرچہ آج اسے اقوامِ عالم نے نہ پہچانا
ملے گی ایک دن اقوامِ عالم کی زمام اس کو

بفضل اللہ بڑی سرعت سے جو منزل کو جالیگا
ملا ہے ایک ایسا کاروانِ تیز گام اس کو

خدا کے قول سے ناآشنا ہیں کان دنیا کے
مگر پہچانتے ہیں آج بھی اس کے غلام اس کو

متاعِ بے بہا ایمان گم تھی ایک مدّت سے
ملی اوجِ ثریّا سے وہ تیغِ بے نیام اس کو

مہ و خورشید بھی گہنا گئے ہیں اس کی آمد پر
ازل کے روز سے بخشا گیا وہ حُسنِ تمام اس کو

مقدر تھا کہ وہ شادی کریگا جب وہ آئیگا
خدا نے ہمعناں دی زوجۂ عالی مقام اس کو

بشارت دی کہ دونگا ایک بیٹا یادگار ایسا
کہ دیکھیں گے فرشتے بھی بنظرِ احترام اس کو

خدا نے اس کے گھر میں دولتِ مہر و وفا رکھ دی
زمینِ قادیاں میں مرکزِ دیں کی بناء رکھ دی

آمدِ مصلح موعود

بالآخر ساعتِ سعد آگئی نور و ضیا لیکر
مسیحِ پاکؑ کی پیہم دعاؤں کا ثمر آیا

زمیں پر پھر خدا کی بادشاہت کی نوید آئی
خدا کے حکم سے فرمانروائے بحر و بر آیا

نظیرِ حسن و احسانِ مسیحائے زماں بن کر
مسیحائے زماں کا وہ حسیں لختِ جگر آیا

شبِ تاریک پر ڈالے گئے انوار کے سائے
بالآخر اوجِ گردوں پر وہ نبیوں کا قمر آیا

وہی عشق و جنوں لے کر وہی جذبِ دروں لیکر
وہی دورِ مسیحائی باندازِ دگر آیا

شکوہ و عظمت و دولت نچھاور اس کے قدموں پر
مثیلِ مہدی و فخرِ رسل فضلِ عمر آیا

جسے اس کے خدا نے کلمۂ تمجید سے بھیجا
علومِ ظاہر و باطن سے پُر عالی نظر آیا

وہ بچہ نصرتِ دیں جس کے آنے سے تھی وابستہ
وہ بچّہ سیّدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے گھر آیا

بصد شوکت قرار و صبرِ جانِ بے قرار آیا
وہ آنے والا حسبِ وعدۂ سبز اشتہار آیا

مستقبل

اولوالعزمی پہ جس کی ذاتِ باری نے گواہی دی
اسی کے عزم سے راسخ مرا عزمِ جواں ہوگا

مٹائیگا دلوں کی تشنگی آبِ زلال اس کا
جہاں حلقہ بگوشِ مہدیٔ آخر زماں ہوگا

دلوں کو پھر وہ اندازِ جنوں سکھلائے جائیں گے
چٹانوں کا جگر جن سے حریر و پرنیاں ہوگا

وہ دن آنے کو ہے جنسِ وفا بیچی نہ جائیگی
دلِ درد آشنا بیگانۂ سود و زیاں ہوگا

مقدّر ہو چکی ہے احمدیت کی فراوانی
یہ قطرہ قطرہ آخر ایک بحرِ بیکراں ہوگا

کبھی جب آنے والے کارواں در کارواں آئے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم دار الاماں ہوگا

خدا کے آستاں پر پھر خدائی کی جبیں ہوگی
یہ اک تقدیرِ مبرم ہے کمی اس میں نہیں ہوگی

احساسِ فرض

تحیّر زا ہے اسپِ وقت کی یہ برق رفتاری
یہ ساعت جو میسّر آج آئی پھر نہ آئے گی

یہ ممکن ہے اسیروں کے جہاں میں رستگار آئیں
مگر محمود کی فرمانروائی پھر نہ آئیگی

بہاریں اور بھی آتی رہیں گی اس گلستاں پر
مگر بلبل کی یہ رنگیں نوائی پھر نہ آئیگی

میانِ میکدہ چلتا رہیگا دورِ مے لیکن
مرے ساقی کی طرزِ دلربائی پھر نہ آئیگی

عزیزو قدر جانو زندگی کے لمحے لمحے کی
عزیزو وقت کی نغمہ سرائی پھر نہ آئیگی

کہاں پہنچا ہے دن ڈھلتے ہوئے سائے ذرا دیکھو
کرن اک بار جو ہے مسکرائی پھر نہ آئیگی

قسم ہے سورۂ والعصر نازل کرنیوالے کی
یہ دولت آج گر ہم نے گنوائی پھر نہ آئیگی

کسے معلوم کب تھک کر دلِ بیمار رک جائے
یہ ناممکن ہے پیارو وقت کی رفتار رک جائے

عبد المنان ناہیدؔ

"دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ" ظاہر کرنے کے لئے

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان — پیشگوئی مصلح موعود

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو حضور علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں حضور نے یہ امر واضح فرمایا کہ

(۱) "خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ وہ روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔" (سبز اشتہار ص۱۷ حاشیہ)

(۲) "بذریعہ الہام صاف طور پر یہ کھل گیا کہ یہ سب عبارتیں (خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" ناقل) پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ "اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

مندرجہ بالا حوالوں کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک فرزند عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ جو متعدد غیر معمولی صفات کا حامل ہوگا۔ اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

(۲) یہ موعود فرزند ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ سال کے عرصہ میں پیدا ہونا تھا۔

(۳) مصلح موعود۔ اولوالعزم محمود اور بشیر ثانی اسی موعود فرزند کے نام ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے۔ جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔ جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر اب تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہ مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے۔ یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں۔ تو دوسرے وقت میں ظہور پذیر ہوگا۔ اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا۔ تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدۂ زراہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جلشانہ' کے ارادہ میں دیر سے مراد اس قدر دیر ہے۔ کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے سے جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود احمدؐ رکھا گیا ہے۔ ظہور میں آئی۔ تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو"

خلاصہ یہ کہ اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے نام وہی رکھے گئے ہیں۔ جو پسر موعود کے تھے۔ لیکن حضور پر ابھی اس بارے میں کامل انکشاف نہ ہوا تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا۔ "کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔"

اس کے بعد حضورؑ نے اپنی کتاب سراج منیر شائع فرمائی۔ تو چونکہ اس وقت آپؑ کو کامل انکشاف مصلح موعود کے متعلق ہوچکا تھا۔ اس لئے آپ نے یقین کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی مصلح موعود قرار دیا۔ اور اعلان فرمایا کہ

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود احمدؐ کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہارات شائع کئے گئے تھے۔ جواب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں پسر موعود کے متعلق پیشگوئی کی۔ اور اس کے پیدا ہونے کی مدت ۹ سال مقرر فرمائی۔ جو ۲۳ مارچ ۱۸۹۶ء کو ختم ہوئی۔ اور مئی ۱۸۹۷ء میں حضور نے اپنی کتاب سراج منیر کے ذریعہ سے اعلان کردیا۔ کہ پسر موعود وہی لڑکا ہے۔ جو آپؑ کے ہاں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ!۔

پیشگوئی کا مصداق ہونے کا حلفیہ اعلان

گو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت کا ایک ایک دن اس امر کی گواہی دے رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کی جو جو صفات بیان کی تھیں۔ وہ سب آپ کی ذات بابرکات کے ذریعے پوری ہو رہی ہیں۔ تاہم حضور اپنے تئیں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دینے میں بہت احتیاط فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ وقت بھی آگیا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ پر بھی یہ انکشاف فرما دیا۔ کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ چنانچہ آپ نے ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور کے اس تاریخی مقام پر جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کی بشارت دی تھی۔ اعلان فرمایا۔

"میں خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔"

(الفضل ۲۹ فروری ۱۹۴۴ء)

۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک عظیم الشان جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا:۔

"میں اس واحد و قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں ۱۳ ٹیمپل روڈ پر شیخ بشیر احمدؐ صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی۔ کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔ جس کے ذریعے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔" (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۴ء)

(خورشید احمدؐ)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مختلف صیغہ جات میں میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس محررین کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جو مستقل طور پر خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ اور امتحان اور انٹرویو کے لئے ۱۹ اپریل ۱۹۵۴ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر بیت المال میں تشریف لائیں۔ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خالی آسامیاں کمیشن کے منتخب کردہ امیدواروں سے پر کی جائیں گی۔ جنہیں ایک سال امتحانی زمانہ میں -/۵۰ روپے تنخواہ -/۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس ملے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۵۰ - ۳ - ۸۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ (۱) نام امیدوار معہ مکمل ایڈریس۔ (۲) ولدیت (۳) تعلیمی قابلیت مع نقول سرٹیفکیٹ (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سنہ۔ (۵) سابقہ تجربہ (بصورت ملازمت اگر ہو۔ (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۷) سابقہ چال چلن۔ دیانت۔ اخلاص۔ اخلاق۔ اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔ (۸) متفرق قابل ذکر امور (۹) بزرگان سلسلہ کی سفارش۔ (ناظر بیت المال)

مکرم میاں احمد دین صاحب زرگر کی وفات

بھائی احمد دین صاحب زرگر بقضائے الٰہی ۱۴/۲/۵۴ کو فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ احباب بلند درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اگر کسی دوست نے ان سے کوئی قرض لینا ہو۔ تو وہ ۲۰/۳/۵۴ تک نظارت امور عامہ ربوہ کو اطلاع کردے۔ تا اس کی ادائیگی کا انتظام کیا جا سکے۔ لہذا احباب ۲۰/۳/۵۴ تک نظارت ہذا کو اطلاع کردیں۔ (قائم مقام ناظر امور عامہ)

عظمتِ اسلام کے ظہور کا نشان

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالےٰ کا عظیم الشان فضل

از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب بی ایس سی کراچی

"بذریعہ الہام بتلایا گیا اور بصاف ظاہر کیا گیا کہ ظلمت اور روشنی دو نوں اس لڑکے (بشیر اول - ناقل) کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اسکے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے۔ ان کا آنا ضرور ہے۔ سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"۔

مذکورہ بالا عبارت "سبز اشتہار" سے لی گئی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بشیر اول کی وفات کے بعد اور عظیم الشان فرزند "محمود" (جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی ولادت کو قبل شائع فرمایا تھا اور جیسا کہ عبارت سے ظاہر ہے اس میں ایک عظیم خوشخبری دی گئی ہے

وہ کیسی خوشخبری ہے؟ ہماری زمین پر وہ کونسا نیک انقلاب آنے والا ہے۔ جس کی نوبت کی آواز آسمان سے آج سے اڑسٹھ سال قبل آئی تھی۔ اور خدا کے منادی نے تمام پاک روحوں کو اس آواز پر خوشی سے اچھلنے کا پیغام دیا تھا؟ اس خوشخبری کی عظمت اور اس انقلاب کی شوکت کا اندازہ مندرجہ ذیل الہام الٰہی سے ہوتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع فرمایا:-

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلعم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے"۔

جماعت احمدیہ وہ خوش نصیب جماعت ہے جس نے اللہ تعالےٰ کے اس جلیل القدر موعود خلیفہ کو قبول کیا ہے ہمارے امام کے چالیس سالہ دور خلافت نے اس کے مندرجہ بالا پیشگوئیوں کے یقینی مصداق ہونے پر مہر کر دی ہے اور ہم فخر سے دیکھتے ہیں کہ اس عظیم امام کی عظیم رہنمائی میں آج دنیا کے مختلف گوشوں میں اسلام کا جھنڈا بلند کیا جا رہا ہے۔ اور صدیوں سے اندھیرے میں بھٹکنے والوں کیلئے اب روشنی کے مینار نصب ہو رہے ہیں اور آج دنیا میں جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی جماعت، کوئی قوم، اور کوئی طاقت نہیں جسے خدا کے دین اور نسل انسانی کی خدمت کا یہ فخر حاصل ہو۔ غرض بنیاد کھڑی کر دی گئی ہے عظمتِ اسلام کے ظہور کا نشان ۔ وہ آسمانی نور ۔ وہ مصلح موعود ۔ دنیا میں آچکا ہے اور جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان فضل اور احسان کو پا گئی ہے

پس آج ہم کیوں نہ خوش ہوں۔ آج ہمارے سر فخر سے کیوں نہ بلند ہوں۔ آج ہم دنیا کی تمام جماعتوں، قوموں اور طاقتوں کے مقابل برتری کیوں نہ محسوس کریں۔ جبکہ خدا کا موعود ہمارا امام ہے، خدا کا موعود ہمارا روحانی باپ ہے۔

بظاہر ہم کمزور ہیں اور ہمارے اندر یقیناً بہت سی خامیاں ہیں۔ لیکن خدا نے ہم کو المصلح الموعود کی جماعت بنایا ہے۔ اور آج وہ تاج دنیا کی کسی اور جماعت کے سر پر نہیں جو ہمارے سر پر ہے اور وہ درد۔ اور وہ تڑپ ۔ وہ کسک اور وہ قربانی جو انسانیت کے نئے قصر کی بنیاد میں سیمنٹ کا کام دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سوا اور کہیں نہیں پائی جاتی اور یہ صرف اس خدائی انعام کا نتیجہ ہے جو اس کو حاصل ہے۔ اور مومنوں کے دل اور جانیں اور زندگیاں اور اولادیں اللہ تعالےٰ کے اس انعام کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ بیشک ہم اپنے آپ کو اس لازوال فضل و احسان کے شکر کے قابل نہیں پاتے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ بیشک ہمارا خدا لامحدود ہے اور اس کے انعام بھی لامحدود ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالےٰ کے انعام عظیم مصلحتوں کے حامل ہوتے ہیں اور انعام یافتہ جماعتوں کا فرض ہوتا ہے کہ ان مصلحتوں کے تقاضوں کو پورا کریں۔

ایک بنیادی حکمت الٰہی انعام کی یہ ہوتی ہے کہ الٰہی جماعتیں احساسِ کمتری سے آزاد ہوں۔ گویا الٰہی انعام رحمت بھی ہوتا ہے اور امتحان بھی ہوتا ہے اس کا رحمت ہونا تو ظاہر ہے ہی۔ اور امتحان اسلئے کہ اگر انعام پانے کے بعد بھی کسی جماعت میں احساسِ کمتری اور بزدلی قائم رہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس جماعت نے خدا کے انعام کی قدر و عظمت کو پہچانا نہیں۔

خدا کا وہ انعام جو آج جماعت احمدیہ کو حاصل ہے یقیناً اس ایمان اور اس قوت کا سرچشمہ ہے، جو مشکلات پر قابو پانے اور منزل مقصود کو کھینچ کر قریب لے آنے والی ہوتی ہے اور کسی چیز کو پالینے کا واحد ثبوت یہ ہے کہ انسان اس چیز کے عملی فوائد دوسروں کو دکھا دے اور جب تک الٰہی اذن کے ماتحت ان وعدوں کی تکمیل نہیں ہوتی جو الٰہی انعام کے ساتھ وابستہ ہیں، مومنوں کی جماعت ان کے متعلق کسی شک میں نہیں پڑتی۔ بلکہ وہ ان کو ایک ایسی اٹل حقیقت سمجھتی ہے کہ اس مادی جہان میں جن امور کو بظاہر اٹل سمجھا جاتا ہے وہ تو شاید ٹل جائیں مگر خدائی وعدے نہیں ٹل سکتے اور جو چیز اٹل ہو تو جوں جوں وقت گزریگا اس کا ظہور قریب سے قریب تر ہوتا جائیگا۔ اس لئے لازماً الٰہی جماعتوں کا جوش اور ولولہ دن بدن ترقی کرتا رہتا ہے ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی مضبوط سفینہ ایک وسیع سمندر کی سطح پر اپنے اولوالعزم اور کامل ناخدا کی قیادت میں ساحل کی طرف رواں ہوں تو ہر آنیوالی صبح اور ہر گذرنے والی شام اس کشتی میں سفر کرنے والوں کے دلوں میں ساحل کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوتے چلے جانے کا یقین پیدا کرتی ہے اور ان کا جوش اور انکی خوشیاں دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ بلکہ فی الحقیقت ایسی خوشی مومنوں کی خوشی سے بہت ہی کم ہے کیونکہ مومن تو جانتے ہیں کہ ان کا ساحلِ مراد بھی دن کی طرف دوڑتا چلا آرہا ہے)

ایک بہادر کمانڈر کی فوج کے سپاہی کو اپنے کمانڈر پر اعتماد اور فخر ہوتا ہے ایک مضبوط بادشاہ کی سلطنت کے شہری کو اپنے بادشاہ پر اعتماد اور فخر ہوتا ہے ایک باکمال استاد کے شاگرد کو اپنے استاد پر اعتماد اور فخر ہوتا ہے۔ ایک بچہ اپنے ماں اور باپ کے وجود پر اعتماد رکھتا اور فخر کرتا ہے۔ بہادر کمانڈر کی فوج کا سپاہی جب کسی دوسری فوج کے سپاہی سے ملتا ہے تو آنکھیں جھکا کر نہیں ملتا بلکہ سینہ تان کر ملتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں بہادر سردار کی کمان کے ماتحت ہوں۔ ایک مضبوط سلطنت کا شہری دنیا کی کسی بھی سلطنت کے شہری سے اپنے آپ کو اونچا

(باقی صفحہ ۷ پر)

پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا ظہور

مسیحِ خدا کو ملی یہ بشارت ۔۔۔ مقدر ہے تیرے لئے ایک نعمت
عطا ہوگا فرزندِ دلبند تجھ کو ۔۔۔ وہ برہانِ قربت وہ برہانِ رحمت
ذہین و فہیم و حلیم و مقرّب ۔۔۔ وجیہہ و ذکی صاحبِ شان و شوکت
نظیرِ پدر حسن و احساں میں ہوگا ۔۔۔ کرونگا عطا اس کو میں عمر و دولت
بڑھیگا وہ طفلِ ذکی جلدی جلدی ۔۔۔ غلاموں اسیروں کو بخشے گا عزّت
کمالاتِ ظاہر کمالاتِ باطن ۔۔۔ کریگا عنایت اسے دستِ قدرت
وہ کاموں میں اپنے اولوالعزم ہوگا ۔۔۔ وہ اکنافِ عالم میں پائیگا شہرت
ورود اس کا ہوگا ورودِ خدائی ۔۔۔ نزول اس کا ہوگا نزولِ صداقت

ہوا جلوہ گر پسرِ موعود آخر ۔۔۔ ملی تھی مسیحا کو جس کی بشارت
امامِ زمانہ کی یہ پیشگوئی ۔۔۔ محیطِ جہاں ہے بصد شان و شوکت
وہ فضلِ عمر رہبرِ قوم و ملت ۔۔۔ کئے زیبِ تن ہے قبائے خلافت
وہ گفتار و کردار ہر دو کا سلطاں ۔۔۔ جو فرما رہا ہے جہاں کی قیادت
میرے دوستو آؤ مانگیں دعائیں ۔۔۔ خدا دے اسے عمر و صحت کی دولت

یہ فضلِ خدا ہے اے شبّیر تجھ پر
کہ تو نے بھی پایا یہ عہدِ سعادت

شبیر احمد

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۷۵۳: منکہ عبد العزیز خان ولد غلام احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک نمبر ۲۶۶ ساہو ایم ڈاکخانہ ٹھوڑ ڑیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے ایک گھماؤں زمین الاشطوں ہے جس کی آمد سالانہ تقریباً ۱۰۰ ہے۔ اس کے علاوہ میری ملازمت ۶۸+۳۰ کل ۹۸ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد العزیز خان موصی بقلم خود۔ گواہ شد: ڈاکٹر غلام جیلانی خان چک نمبر ۲۶۶۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۶۱۱: منکہ راجہ بیگم ناصر بنت منشی امام علی صاحب قوم تھیم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی سکنہ بھیرہ محلہ لوہاراں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۱-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں مگر میں ڈسٹرکٹ بورڈ نارمل سکول میں معلمہ کی نوکری پر انجام دے رہی ہوں ہندا میری آمد چھیاسی روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ سلامتہ: راجہ بیگم ناصر بقلم خود۔ گواہ شد: رحمت علی نمبر ۲۷۹۶۔ گواہ شد: رحمت علی سیکرٹری مال تحت بھیرہ

وصیت نمبر ۱۳۵۶۳: منکہ فتح بی بی زوجہ چوہدری علی محمد صاحب عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۳۲ روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی ڈنڈی تین تولے قیمتی ۲۴۰ کل ۲۷۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: فتح بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: غلام رسول ولد الٰہی بخش چک نمبر ۹۹۔ گواہ شد: غلام رسول ولد احمد دین چک نمبر ۹۹

وصیت نمبر ۱۳۷۱۹: منکہ عمر بی بی زوجہ مستری چراغ دین صاحب قوم ترکھان چک نمبر ۳۰۵ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر و زیور یک تولہ طلائی قیمتی ۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ سلامتہ: عمر بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: مستری چراغ دین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۶۶۹: منکہ چراغ دین ولد مستری نور الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ترکھان عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۸ء چک نمبر ۳۰۵ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد بذریعہ پنشن ۲۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: مستری چراغ دین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد صادق سیکرٹری مال چک نمبر ۳۰۵ ضلع لائلپور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۵۶۲: منکہ عائشہ بی بی بیوہ چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم قوم گوندل عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۹ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور طلائی وزن یک تولہ مبلغ یکصد روپیہ ماہوار کا ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: عائشہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد: غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۹ شمالی۔ گواہ شد: غلام احمد خادم مسجد چک نمبر ۹۹ شمالی

وصیت نمبر ۱۳۷۱۴: منکہ زیادت بی بی بنت نور محمد صاحب قوم کھوکھر عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی چک نمبر ۲۷۵ گ ب شریک ڈاکخانہ چک نمبر ۲۳۰ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۸-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور طلائی پانچ تولہ قیمتی ۴۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: زیادت بی بی بقلم خود۔ گواہ شد: نور محمد والد موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۷۱۳: منکہ بشیر محمد ولد نادر خان صاحب قوم کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۷۵ گوگیرہ برانچ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۳۰ گوگیرہ برانچ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۸-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جدی جائداد تین ایکڑ زمین ہے۔ مال مویشی قیمتی ۵۰۰ روپیہ کل قیمتی ۲۰۰۰ دو ہزار روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: بشیر محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: نور محمد پریذیڈنٹ چک نمبر ۲۷۵۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۵۵۱: منکہ حاکم بی بی زوجہ دین محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ کالی صوبہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد یکصد روپیہ حق مہر ہے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: حاکم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: اللہ رکھا سیکرٹری انجمن مانگا۔ گواہ شد: علی محمد موصی صحابی گکھانوالی۔

وصیت نمبر ۱۳۵۵۵: منکہ رمضان بی بی زوجہ اللہ رکھا صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۴۰ سال ساکن مانگا ڈاکخانہ کالی صوبہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: رمضان بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: اللہ رکھا خاوند موصیہ سیکرٹری انجمن مانگا۔ گواہ شد: علی محمد موصی صحابی گکھانوالی

وصیت نمبر ۱۳۱۶۵: منکہ ہاجرہ بیگم زوجہ محمد علی صاحب قوم راجپوت منہاس عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھنواں ڈاکخانہ صدر ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر یکصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: ہاجرہ بی بی موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: محمد علی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: علی محمد موصی گکھانوالی

وصیت نمبر ۱۳۷۱۶: منکہ کرم بی بی زوجہ صفدر علی صاحب قوم جٹ عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک نمبر ۲۹۵ ر ب بیریانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی قیمتی ۳۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: کرم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: خیر دین بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۰۲۹: منکہ جمیلہ خانم زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن چک نمبر ۵۰ ۱۲-L ڈاکخانہ چک نمبر ۵ ۱۲-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۷-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ۶۰۰ روپیہ چھ صد روپیہ حق مہر۔ زیور طلائی کانٹے دو سوتی۔ قیمتی یکصد روپے ۱۰۰ روپیہ کل ۷۰۰ سات صد روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: جمیلہ خانم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: محمد اکبر ولد [illegible] خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ بقلم خود چک نمبر ۵ ۱۲-L

وصیت نمبر ۱۰۲۳۳: منکہ سید محمد اصغر احمدی ولد میر جان علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ تجارت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن احمدیہ کالونی سعدی پورہ مونگھیر حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک مکان پختہ واقعہ سعدی پور قیمتی ۱۵۰۰۰ پندرہ ہزار روپے۔ ایک صد دو مکان خام قیمتی ۵۰۰ پانچ صد روپے۔ میرا گزارہ آج کل پندرہ ۱۵ روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: سید محمد اصغر مونگھیری حال کراچی جیکب لائن نمبر ۵۶۔ گواہ شد: سید عبد الکریم موٹر ڈرائیور چوہدری ظفر اختر خان صاحب کراچی۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۶

وصیت نمبر ۱۳۵۹۵: منکہ منظور احمد ولد عبد العزیز صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ معماری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۳-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد و صورت ملکیہ مکان رہائشی خود جس میں ملکا لگا ہوا ہے۔ قیمتی قریباً ۵۰۰ پانچصد روپے۔ میرا گزارہ معماری کی آمد پر ہے۔ جو غیر معین ہوتی ہے۔ قریباً چالیس روپے ماہوار ہو جاتی ہے۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: منظور احمد بقلم خود موصی۔ گواہ شد: احمد الدین سیکرٹری وصایا لائلپور۔ گواہ شد: فضل الدین سنگوی تمک فروش لائلپور

وصیت نمبر ۱۳۷۷۶: منکہ کنیز احمد زوجہ کیپٹن عبد الحمید صاحب قوم ڈار عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۶۰۰ چھ صد روپے۔ زیور طلائی قیمتی مبلغ ۱۵۰ روپے کل ۷۵۰ سات سو پچاس روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے مبلغ ۲۵ روپے ماہوار فیملی الاؤنس ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامتہ: کنیز احمد موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: عبد الرحیم ثمر ماخسر موصیہ۔ گواہ شد: کیپٹن عبد الحمید خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۳۷۷۵: منکہ سلمیٰ بیگم زوجہ ضیاء الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد کانٹے طلائی وزنی دو تولے قیمتی ۱۶۰ روپے انگوٹھی طلائی ۲ عدد قیمتی ۱۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ ایکہزار کل ۱۲۰۰ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: سلمیٰ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: ضیاء الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: محمد اکمل قریشی تاجر ربوہ

وصیت نمبر ۱۳۷۷۴: منکہ رشیدہ بیگم بنت شیخ محمد حسین صاحب قوم ددھاون عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱-۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ بندے طلائی دو جوڑی چار تولے قیمتی ۳۶۰ روپیہ چھیاں طلائی پانچ تولے قیمتی ۵۰۰ روپے کل ۸۶۰ روپے اور مبلغ چالیس روپے مجھے ماہوار والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ سالامتہ: رشیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: شیخ محمد حسین ددھاون والد موصیہ۔ گواہ شد: شیخ محمد حسین سیکرٹری مال چنیوٹ ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۱۳۷۷۳: منکہ فاطمہ بی بی بنت مولا بخش صاحب قوم قریشی عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دولمیال ضلع جہلم حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ ہاں میں وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میں نے وصیت میں آج کی تاریخ سے حساب ۱۰ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میری زندگی میں کوئی رقم یا جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دوں گی۔ میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو تو اس ساری جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ الامتہ: فاطمہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد: لیفٹیننٹ عطاء اللہ سنٹرل آرڈیننس ڈپو راولپنڈی۔ گواہ شد: عبد اللہ خان موصی نمبر ۴۵۵۱ راولپنڈی۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

مصری بحریہ کے تین جنگی جہاز خیر سگالی کے دورہ پر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۸ فروری: مصری بحریہ کے تین جہاز "طارق" "رشید" اور "دمیاط" آج خیر سگالی کے دورے پر کراچی پہنچے۔ جیسے ہی جہاز بندرگاہ میں داخل ہوئے ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ مصری جہاز "طارق" سے ۲۱ توپیں داغی گئیں۔ جن کا پاکستانی بحریہ کے جہاز "قاسم" نے ۲۱ توپوں سے جواب دیا۔ مصری سفارتخانہ کے نیول اتاشی کراچی بندرگاہ کے پائیلٹ کے ہمراہ طارق جہاز پر گئے۔ پاکستانی بحریہ کے کمانڈر انچیف ایر ایڈمرل چودھری دوپہر کو مصری جہازوں پر گئے۔ اس سے قبل ان جہازوں کے کپتان ان سے ملنے گئے تھے۔ یہ جہاز ۲۳ فروری تک کراچی میں قیام کریں گے۔ آج سہ پہر جہاز کے افسروں نے قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھائے۔ شام کو وزیر اعظم محمد علی نے کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر سان لوران کے اعزاز میں جو عصرانہ دیا مصری جہاز کے افسر اس میں بھی شریک ہوئے۔ رات کو ایڈمرل چودھری نے ان کے اعزاز میں ڈنر دیا۔ مصری بحری بیڑے کے کمانڈر کپتان محمد ابو الفتح ابراہیم "رشید" کے کپتان کمانڈر سعید الدین "حافظ" "طارق" کے کپتان لفٹننٹ کمانڈر بہاء الدین کمبری اور "دمیاط" کے کپتان لفٹننٹ کمانڈر احمد فکری الصوتی جہازوں کے ساتھ آئے ہیں۔ ۲۰ فروری کو میونسپل کارپوریشن جہازی عملے کے اعزاز میں عصرانہ دے رہی ہے۔

خان عبد الغفار خان کی پابندیاں ختم کرنے کا حکم راولپنڈی پہنچ گیا

راولپنڈی ۱۸ فروری: خان عبد الغفار خان کی نقل و حرکت سے پابندی ختم کرنے کا حکم ضلع کے حکام تک پہنچ گیا ہے۔ اس سے قبل خان عبد الغفار خان کو مطلع کر دیا گیا تھا کہ وہ پنجاب میں آزادانہ آجا سکتے ہیں۔ جب تک ان کی رہائش کا انتظام نہیں ہوتا وہ سرکٹ ہاؤس میں رہیں گے۔ ان کے لڑکے خان ولی خان کل یہاں پہنچ گئے ہیں۔ خان عبد الغفار خان نے کل بتایا تھا کہ وہ ضلع کیمبلپور کے مقام وراہ میں رہنا پسند کریں گے۔

ترکی پاکستان اور امریکہ کے اہم اعلانات

کراچی ۱۸ فروری: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی اور پاکستان کے ثقافتی معاہدہ اور پاکستان کے لئے امریکی فوجی امداد سے متعلق آئندہ ہفتے چند اہم اعلانات کے جانے کی توقع ہے۔ وزیر اعظم محمد علی پیر کے دن ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرنے والے ہیں۔ اور امکان ہے کہ وہ اس کانفرنس میں کوئی اہم اعلان کریں گے۔ اس ہفتہ مرکزی کابینہ نے ان دونوں مسائل پر غور کیا تھا۔ اور سمجھوتوں کی تفصیلات طے کی تھیں۔

— اقوام متحدہ (نیویارک) اقوام متحدہ کی تولیتی کونسل کے اجلاس میں امریکی مندوب میسن سیئرز نے یقین دلایا کہ مغربی افریقہ کے باشندوں کو حق خود اختیاری دلانے کی جو بھی تحریک کی جائے گی۔ امریکہ اس کی پوری حمایت کرے گا۔ انہوں نے پیشینگوئی کی کہ گولڈ کوسٹ کی برطانوی نو آبادی ایک یا دو سال کے اندر مکمل طور پر آزاد ہو جائے گی۔

پاکستان گرل گائیڈز کا وفد ہالینڈ جائیگا

پشاور ۱۸ فروری: یہاں پاکستان گرل گائیڈز ایسوسی ایشن نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اگست میں ہالینڈ کے شہر زلیسٹ میں گرل گائیڈز کی چودھویں سالانہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں پنجاب سرحد اور بلوچستان کی گرل گائیڈز کا دستہ بیگم جی اے خان کی قیادت میں شرکت کرے گا۔ کونسل نے آئندہ اپریل میں لنکا میں گائیڈز کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

مشرقی پاکستان کے انتخابات کو فلمایا جائیگا

ڈھاکہ ۱۸ فروری: یہاں مارچ میں شروع ہونے والے انتخابات کے اکثر مناظر کو فلمایا جائیگا۔ مشرقی پاکستان کے محکمہ تعلقات عامہ نے اس سلسلہ میں ایک مفصل پروگرام طے کر لیا ہے۔ غالباً یہ پاکستان میں سب سے بڑا انتخاب ہوگا تقریباً دو کروڑ ووٹر حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ اب تک پندرہ امیدوار بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔

جنرل نجیب سوڈان پارلیمنٹ کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کریں گے

قاہرہ ۱۸ فروری: آج یہاں مصر میں قومی راہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم نے انکشاف کیا کہ مصر کے صدر اعظم جنرل نجیب یکم مارچ کو سوڈان پارلیمنٹ کی رسم افتتاح میں شرکت کریں گے۔

وزیر اعظم کینیڈا کی مصروفیات

کراچی ۱۸ فروری: کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر لوئی اسٹیفن سان لوران نے کراچی میں اپنے قیام کا دوسرا دن انتہائی مصروفیات میں گزارا۔ وہ ایک گھنٹہ تک آج وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے بات چیت کرتے رہے۔ کینیڈا کے ہائی کمشنر مسٹر [illegible] کرکوڈ بھی اس وقت موجود تھے۔ مسٹر سان لوران نے آج قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھائے۔ چیف کمشنر نے وہاں ان کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم کینیڈا نے دوپہر کا کھانا وزیر اعظم محمد علی کے ساتھ کھایا۔ آج وہ مرکزی کابینہ کے تین وزراء چودھری محمد ظفر اللہ خان۔ چودھری محمد علی اور مسٹر اے کے بروہی سے بھی ملے ان تینوں وزراء سے ان کی ملاقات آدھ آدھ گھنٹے جاری رہی۔

اپریل تک ضروری اشیاء کی قیمتوں اور تقسیم سے کنٹرول ختم ہو جانے کا امکان

کراچی ۱۸ فروری: اہم اشیاء پر سے اپریل تک کنٹرول ہٹائے جانے کا امکان ہے۔ کاغذ، کپڑے، بلیڈ، ادویات ٹائر ٹیوب پر سے کنٹرول اٹھانے کے سوال پر اعلیٰ افسروں نے آج غور کیا۔ اور چند اہم فیصلے کئے ان فیصلوں کے مطابق شیشے کی بوتلوں پر سے ملک میں کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔ مشرقی پاکستان میں ماچس پر کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔ عام استعمال کی اہم اشیاء پر کنٹرول کے نفاذ کے بعد سے نہ صرف یہ اشیاء گراں ہو گئیں۔ بلکہ بازار سے غائب بھی ہو گئیں۔ اور عوام کے لئے ان کا حاصل کرنا سخت مشکل ہو گیا۔ کنٹرول سسٹم کی ناکامی کے پیش نظر اب اس کو باقی رکھنا ضروری نہیں سمجھا جا رہا۔ آج اعلیٰ پیمانے کی کانفرنس میں جس کی صدارت وزیر صنعت خان عبد القیوم خان نے کی کاغذ اور نیوز پرنٹ کے متعلق بھی غور کیا گیا۔ توقع ہے کہ مئی تک کافی دیسی کاغذ ملنے لگے گا۔ کاغذ پر کنٹرول ختم کرنے میں ابھی وقت لگے گا۔ البتہ جون تک حالات بہتر ہو جائیں گے۔ کیونکہ کرنافلی مل اس وقت تک ۸۰ ٹن کاغذ روزانہ تیار کرنے لگے گی۔ ٹائر ٹیوبوں کے لئے پرمٹ سسٹم ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ ملک میں سائیکلوں کے ٹائر ٹیوب اب کافی تیار ہونے لگے ہیں۔

جوہر آباد میں سرکاری ہسپتال کی تعمیر

ملتان ۱۸ فروری: معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب مریضوں کی سہولت کے لئے اور آرام کے پیش نظر جوہر آباد (تھل) میں ایک سرکاری ہسپتال تعمیر کر رہی ہے۔

پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کے بعد بھارت اور کابل کی مخالفت ختم کر دی جائے گی

استنبول ۱۸ فروری: ریڈیو انقرہ کے ایک نشریہ میں پاکستان اور ترکی کے معاہدہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اس نشریہ کو مذاکرات کے متعلق عوام کے لئے ایک سرکاری بیان سمجھا گیا ہے۔ نشریہ میں ایک ترکی جریدہ کے اس بیان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ یہ معاہدہ ہو جانے سے کسی روسی حملہ کے خلاف مشرق وسطیٰ سے لے کر ہندوستانی سرحد تک ایک مشترکہ محاذ قائم ہو جائے گا۔ اس نے پاکستان سے اپیل کی تھی کہ وہ اپنی مسلح فوجوں کو مستحکم بنائے تاکہ ملک اپنی نئی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے اس نے ظاہر کیا کہ ہندوستان کی مخالفت کے باوجود امریکہ نے پاکستان کو عسکری امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ہندوستان اور کابل کی امکانی مخالفت کو بتدریج ختم کر دیا جائے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعد میں عراق اس معاہدہ میں شرکت کی درخواست کر سکتا ہے۔ کیونکہ شام اور سعودی عرب کی اس ملک سے دشمنی بڑھتی جا رہی ہے۔

وزیر اعظم جاپان کو پاکستان آنے کی دعوت

ٹوکیو ۱۸ فروری: امریکہ فرانس برطانیہ جرمنی اٹلی اور بھارت کے جاپانی سفارت خانوں کو اطلاع دی گئی ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم شگرو یوشیدا مئی کے وسط میں ان ممالک کا سرکاری دورہ کریں گے۔ اگر اس وقت

شیخ عبد اللہ کو رہا کرانے کی کوشش

نئی دہلی ۱۸ فروری: شیخ عبد اللہ کے صاحبزادے آج کل دہلی آئے ہوئے ہیں مہا سبھائی اخباروں نے یہ خبر دی ہے کہ وہ پنڈت نہرو سے مل کر اپنے والد کو رہا کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایشیا و مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن نے روسی تجویز مسترد کر دی!

کولمبو ۱۸ فروری: ایشیا اور مشرق بعید کے اقتصادی کمیشن نے آج روس کی تجویز مسترد کر دی کہ کمیشن کے تمام ممبران اور اعزازی کارکنوں کو کھلی تجارت کی اجازت ہونی چاہیئے۔ بھارت۔ برما اور انڈونیشیا نے اس قرارداد پر ووٹ نہیں دیئے۔

مشرق وسطیٰ کا خلاء روس کو حملے کی دعوت دیگا

نیویارک ۱۸ فروری: اقوام متحدہ میں ترکی کے اعلیٰ نمائندے مسٹر سلیم سارپر نے ٹیلی ویژن پر ایک ملاقات میں بتایا کہ مشرق وسطیٰ میں کمیونسٹوں کا پہلا قدم ہوگا اور پھر وہ شمالی اور مغربی افریقہ پر چھا جائیں گے۔ مشرق وسطیٰ دفاعی اعتبار سے کمزور ہے۔ اور ایسا ہر خلاء حملے کو دعوت دیتا ہے۔ امریکہ اس سے خبردار رہے کیونکہ اگر روس نے حملہ کیا تو مشرق سے مغرب کی طرف قدرتی طور پر بڑھیگا۔ اور کاسابلانکا سے اس کے طیارے چند گھنٹوں میں امریکہ تک بآسانی پرواز کر سکتے ہیں۔

---

۲ تک سیاسی حالات کی بنا پر انہیں مستعفی ہونا پڑا تو یہ دورہ غیر سرکاری طور پر ہوگا۔ جو دس مئی سے شروع ہوگا۔

امریکی امداد پاکستان کا داخلی مسئلہ ہے۔ وزیر اعظم کینیڈا کا بیان

کراچی ۱۹ ر فروری۔ پاکستان ایک خود مختار ملک ہے اور وہ اپنے مسائل کے حل کے لئے کسی بھی امداد کو قبول کر سکتا ہے لیکن کوئی اسے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو"۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر لوئی اسٹیفن سان لوران نے یہ خیال اپنی پریس کانفرنس میں اس سوال کے جواب میں ظاہر کیا کہ کیا پاکستان کے لیڈروں کا یہ خیال درست ہے کہ امریکی فوجی امداد کا معاملہ پاکستان کا اندرونی مسئلہ ہے اور کسی کو اسمیں مداخلت کا اختیار نہیں ہے۔ سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر سان لوران نے کہا کینیڈا کی طرح پاکستان ایک خود مختار ملک ہے۔ اگر پاکستان کو کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہو۔ تو وہ ایسی امداد کو خوش آمدید کہہ سکتا ہے۔ جس سے یہ مسئلہ حل ہو جائے میں یہ توقع نہیں رکھتا کہ کوئی دوسرا ملک اس سے یہ کہے کہ ایسا کرو اور ایسا نہ کرو۔ امریکہ ہم سے آبادی میں دس گنا ہے اور قومی آمدنی کی اوسط میں امریکہ کی قومی آمدنی ہم سے ۱۴ گنی ہے۔

لیکن یہ پسند نہ کریں گے کہ امریکہ ہم سے کہے: "ایسا کرو اور ایسا نہ کرو" مسٹر سان لوران نے توقع ظاہر کی کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔ اور جس طرح کینیڈا و امریکہ میں دوستانہ تعلقات قائم ہیں بھارت و پاکستان بھی دوستانہ طریقے سے رہ سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت و پاکستان نے اپنے تنازعات کے حل کے لئے اگر خواہش ظاہر کی تو اپنے اثرات سے کام لیکر ان مسائل کے حل کی کوشش کرونگا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف الخیال لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے یہ بہتر ہوتا ہے کہ کسی ایسی شخصیت سے مدد لی جائے جو اپنی رائے ان پر مسلط نہ کرے بلکہ مشورہ دیکے انسے پوچھا گیا کیا آپکو اسکے لئے کہا گیا ہے"؟ مسٹر سان لوران نے فوراً جواب دیا "نہیں۔ نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ دوسرے ممالک کے معاملات میں ٹانگ اڑاؤں" کیا آپ کے دورے سے بھارت و پاکستان کے تعلقات کے سدھرنے میں مدد ملے گی؟ مسٹر سان لوران نے کہا۔ میرے خیال میں میرے دورے سے ایسا کوئی اثر پیدا نہ ہوگا۔ لیکن مجھے توقع ہے کہ ان دونوں ممالک میں دوستانہ تعلقات استوار ہوں گے۔ مسٹر سان لوران نے کہا کہ ان کو مسٹر لیاقت علیخاں نے ۱۹۵۰ء میں پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کینیڈا دنیا کے امن کے لئے کام کرنا چاہتا ہے۔ کینیڈا کے لوگ اچھے ہیں اور پاکستان کے عوام بھی بہت اچھے ہیں۔ اور دنیا کے تمام اچھے لوگوں کو ملکر دنیا میں امن کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ جنگ سے ہم نے کافی نقصان اٹھایا ہے اور ترقی کے راستے میں رکاوٹ پیدا کی ہے۔ لیکن اب میں کوئی دوسری عالمی جنگ دیکھنے کی توقع نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کے خطرات کو کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جنگ کے لئے تیار ہوں گویا میں اقوام متحدہ نے جارحانہ اقدام کا مقابلہ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ *

* جارحانہ عزائم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے مختلف ممالک کے درمیان ثقافتی اور اقتصادی تعاون کی ضرورت بیان کی اور کہا۔ کہ فوجی تعاون ایک ثانوی چیز ہے۔

وزیر اعظم کناڈا کل لاہور پہنچیں گے

لاہور ۱۹ ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کناڈا کے وزیر اعظم مسٹر لوئی سان لوران ۲۰ ر فروری کو بذریعہ طیارہ پشاور سے لاہور آئیں گے۔ لاہور میں ایک دن قیام کرنے کے بعد وہ ۲۱ ر فروری کو نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

کینیڈا کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے مسئلہ کشمیر اور پاکستان کیلئے امریکی امداد کے متعلق بات کرینگے

نئی دہلی ۱۹ ر فروری۔ کینیڈا کے وزیر اعظم لوئی سان لوران اتوار کی سہ پہر کو دہلی پہنچیں گے۔ اور سب سے زیادہ وقت تک یعنی پانچ روز وہاں قیام کریں گے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ بھارت و پاکستان کے درمیان کشیدگی پیدا کرنیوالے معاملات (پاکستان کو امریکی فوجی امداد اور مسئلہ کشمیر) پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اگرچہ وہ کئی بار کہہ چکے ہیں کہ وہ دونوں مملکتوں کے درمیان ثالث کی حیثیت سے کام نہیں کریں گے۔ لیکن وہ پنڈت نہرو سے اس سلسلے میں بات ضرور کریں گے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ دولت مشترکہ میں وہ باثر شخصیت ہیں۔ وہ امریکہ اور دولت مشترکہ کا نقطہ نظر اچھی طرح پیش کر سکتے ہیں۔ وہ پاکستان اور بھارت کے درمیان غیر جانبدارانہ حیثیت سے مسائل کے حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

عظمت اسلام کے ظہور کا نشان

(بقیہ صفحہ)

نہیں سمجھتا۔ کسی صاحب کمال کا شاگرد دوسرے طالبعلموں سے اپنے آپ کو کم درجہ نہیں دے سکتا اور ایک معصوم بچہ جب دوسروں سے ملتا ہے۔ تو ان سے اپنے والدین کی محبت اور عنایتوں کا ذکر بڑے فخر سے کرتا ہے۔ وہ اپنے ماں باپ کی موجودگی میں تمام خطروں سے نڈر رہتا ہے۔ اور یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہ بہت چھوٹا سا اور کمزور وجود ہے۔

اور آج جماعت احمدیہ کا کمانڈر وہ مصلح موعود ہے جس کی آمد کی بشارت خدا نے آسمان سے مسیح دوراں کو دی تھی اور جو تمام انسانوں کو خدائے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان سلطنت کا شہری بنانے کے لئے آیا ہے۔ جس کو خدا نے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کر کے بھیجا ہے۔ ہاں وہی ہمارا روحانی باپ ہے — پس آؤ! آج ہم بھول جائیں کہ ہم کمزور ہیں آج ہم بھول جائیں کہ ہم غریب ہیں۔ آؤ! آج ہم بھول جائیں۔ کہ ہمیں حقیر سمجھا جاتا ہے۔

آؤ! ہم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضل کو نازل ہوتا ہوا دیکھیں۔ آؤ! دیکھیں کہ آج ہم دنیا میں سب سے زیادہ خوش قسمت ہیں۔

امریکی ماہرین سوئی گیس کا معائنہ کریں گے

کراچی ۱۸ ر فروری:۔ صنعتی گیس کے امریکی ماہر مسٹر ای۔ او۔ بینیٹ سوئی گیس کے منصوبہ کی ترقی فنی پہلوؤں کی جانچ پڑتال کرنے آج صبح کراچی سے سوئی روانہ ہو گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ موصوف واپسی پر اپنی رپورٹ تعمیر اور ترقی کے بین الاقوامی بنک کے سامنے پیش کریں گے۔ بنک مذکور اس منصوبہ کے لئے ۵ ملین پونڈ قرضہ دینے پر غور کر رہا ہے۔ منصوبہ کی تکمیل پر تقریباً ۹ ملین پونڈ صرف ہوں گے۔ مسٹر بینیٹ کے ہمراہ مسٹر ایلڈ ... بھی ہوں گے۔ جو اس بین الاقوامی بنک کی پاکستان میں نمائندگی کر رہے ہیں۔ مسٹر عباس خلیلی نے انکے کراچی روانہ ہونے سے ایک دن پہلے ان کو اپنی قیامگاہ پر پارٹی دی۔ جس میں غیر ملکی سرگرمیوں کی نظامت کے مسٹر آرڈل اور ان کی اہلیہ نے بھی شرکت کی۔ مسٹر بینیٹ پاکستان میں مزید ایک ہفتہ قیام کریں گے۔

بنگال ریگولیشنز کو منسوخ کر دیا جائیگا

لاہور ۱۸ ر فروری۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گرمانی نے آج یہاں بتایا کہ غالباً حکومت بجٹ سیشن میں ایک بل پیش کرے گی۔ جس کے تحت بنگال ریگولیشنز مجریہ ۱۸۱۸ء کو منسوخ کر دیا جائیگا۔

بھارت کے میجر جنرل چوہدری آج پاکستان آئینگے

لاہور ۱۸ ر فروری۔ بھارتی وزارت دفاع کے سیکرٹری مسٹر ایم کے ویلوڈی اور میجر جنرل چوہدری کل بھارت سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ یہ دونوں لاہور میں گھوڑوں اور مویشیوں کی کل پاکستان نمائش دیکھیں گے۔

لاہور میں مغویہ خواتین کی بازیابی کیلئے سوچ بچار

لاہور ۱۸ ر فروری:۔ یہاں بدھ کے روز مغویہ خواتین کی بازیابی کے سلسلہ میں صوبائی اور مرکزی حکام کا ایک ہنگامی اجلاس راجہ غضنفر علی خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان سے اس سلسلے میں حکومت ہند کو ایک مشترکہ فوری کانفرنس کیلئے تحریک کرے گی۔

— لنڈن ۱۸ ر فروری:۔ ریڈنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اشتراکی چین کی فوجوں نے یکم اور ۹ ر فروری کو دو امریکی ساخت ایئر کرافٹ تباہ کر دیئے ہیں۔ ایک طیارہ تو سمندر میں گر کر غرق ہو گیا۔ اور دوسرا زمین پر آتے آتے تباہ ہو گیا۔

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ (پ ۳ ع ۱۲)

یعنے نجات یافتہ وہ شخص ہے جو اپنے وجود کو خدا کے لئے اور خدا کی راہ میں قربانی کی طرح رکھ دے۔ اور نہ صرف نیت سے بلکہ نیک کاموں سے اپنے صدق کو دکھلا دے جو شخص ایسا کرے اس کا بدلہ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکا۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے۔ اور نہ کچھ غمگین ہوں گے۔ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا اس خدا کے لئے ہے جس کی ربوبیت تمام چیزوں پر محیط ہے۔ کوئی چیز اور کوئی شخص اس کا شریک نہیں۔ اور مخلوق کو کسی قسم کی شراکت اس کے ساتھ نہیں مجھے یہی حکم ہے کہ میں ایسا کروں اور اسلام کے مفہوم پر قائم ہونے والا یعنے خدا کی راہ میں اپنے وجود کی قربانی دینے والا سب سے اول میں ہوں۔ یہ میری راہ ہے۔ سو تم میری راہ اختیار کرو۔ اور اس کے مخالف کوئی راہ اختیار نہ کرو کہ خدا سے دور جا پڑو گے۔ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو لو۔ اور میری راہ پر چلو۔ تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ اور تمہارے گناہ بخشے۔ اور وہ تو بخشندہ اور رحیم ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی حصہ ۱۱۱)

(بقیہ صفحہ ۲)

اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کا بخش کر ایک ادنے درجہ کی اخلاقی حالت جسکو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں سکھلا دے۔ پھر انسان کی نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لا دے تا وہ اعتدال پا کر اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آجائیں۔ مگر یہ دونوں طریقے دراصل ایک ہی ہیں۔ کیونکہ طبعی حالتوں کی اصلاح کے متعلق ہیں۔ صرف ادنے اور اعلے درجہ کے فرق نے انکو دو قسم بنا دیا ہے۔ اور اس حکیم مطلق نے اخلاق کے نظام کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ جس سے انسان ادنے خلق سے اعلے خلق تک ترقی کر سکے اور پھر تیسرا مرحلہ ترقیات کا یہ رکھا ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے اور سب وجود اس کا خدا کے لئے ہو جائے، یہ وہ مرتبہ ہے جسکو یاد دلانے کے لئے مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام اس بات کو کہتے ہیں کہ بکلی خدا کے لئے ہو جانا۔ اور اپنا کچھ باقی نہ رہنا جیسا کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (پ ۱ ع ۱۳) قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۔ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (پ ۸ ع ۷) وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (پ ۸ ع ۶) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ